آذربائیجان کے افسروں کو امریکا میں تربیت دی جارہی ہے۔

ترکمانستان کا شمار علاقے کے سب سے بڑے قدرتی گیس سے معمور ملک کے طور پر ہوتا ہے' جب کہ قازقستان بحرِ قزوین کے ممالک میں سب سے بڑے ایسے ملک کے طور پر نمایاں ہے جو تیل کی دولت سے مالا مال ہے۔ ان دونوں ملکوں کا امریکا کے ساتھ رابطہ مضبوط ہے اور امریکا کے ساتھ ان کے اسٹرے ٹیجک تعلقات روزافزوں ہیں۔ ان کے امریکا کے ساتھ عسکری اور غیر عسکری معاہدے ہورہے ہیں۔ ان دونوں ملکوں کی گیس اور تیل کو منتقل کرنا اس علاقے میں امریکا کا سب سے بڑا اقتصادی منصوبہ ہے۔ اس منصوبے پر دو جہتوں سے کام ہوگا:

۱- ترکمانستان اور قازقستان سے آذربائیجان ___ وہاں سے جارجیا ___ پھر ترکی کی بندرگاہ جیہان (بحرِ متوسط پر واقع) تک ___ وہاں سے عالمی منڈی تک ___ یاد رہے کہ ان اسلامی ممالک سے تیل اور گیس نکال کر دہشت گرد ملک اسرائیل تک پہنچانے کے معاہدے بھی ہوچکے ہیں جو ترکی اور امریکا سے معاہدے کرچکا ہے۔

۲- ترکمانستان اور قازقستان سے افغانستان تک' پھر پاکستان ___ تاکہ بحرِ ہند کے ذریعے ایشیائی منڈیوں تک تیل اور گیس کو منتقل کیا جائے۔ نیز بحرِ احمر کے ذریعے نہر سویز سے یورپی منڈی تک۔

پاکستان' افغانستان اور وسطی ایشیا کے ممالک میں قائم امریکی فوجی اڈوں کو جن لوگوں نے قریب سے دیکھا ہے' وہ اس امر کی تصدیق کریں گے کہ جس طرح کی سڑکیں اور بنیادی ڈھانچا تعمیر کیا جارہا ہے' یہ سب کچھ عارضی فوجی اڈوں کی خاطر نہیں ہورہا بلکہ یہ ایک ایسے عسکری تسلط کے لیے ہے جو کم از کم ۱۰۰ سال تک برقرار رکھا جائے گا۔ امریکا کی مرکزی کمان نے اپنی افواج کو جو ہدایات دی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وسطی ایشیا کے اڈے محض فضائی اسلحہ کی منتقلی کے لیے نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد علاقے میں استحصال کے لیے ہر وقت مستعد رہنا ہے اور امریکی برّی' بحری اور فضائی افواج کو حسبِ موقع استعمال کرنا ہے۔

جب بھی وسطی ایشیا کے ممالک روس' چین اور ایران سے تعلقات قائم رکھنا چاہیں گے تو انھیں ہر وقت امریکی نگرانی کا سامنا ہوگا۔ اس علاقے میں امریکی افواج کی موجودگی کی

وجہ سے حکمرانوں اور عوام کے تعلقات بھی کشیدہ رہیں گے۔ کیونکہ حکمران ہمیشہ امریکی حکام کی خوشنودی کو اپنے اقتدار کے استحکام کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ معزول کرغیزی صدر عسکرا کا یف نے سیکڑوں لوگوں کو محض امریکا کی خوشنودی کی خاطر گرفتار کرلیا تھا جن میں زیادہ تر اسلام پسند تھے۔ معزول صدر نے وسطی ایشیا میں ''القاعدہ'' تنظیم کے خلاف امریکی مہم میں ''تعاون'' کیا تھا۔

وسطی ایشیا میں امریکی حکمت عملی

وسطی ایشیا میں اپنے فوجی اڈوں کی موجودگی کی وجہ سے امریکی حکمت عملی یہ ہوگی:

اوّل: ملک کا حکمران امریکا کا علانیہ حلیف ہو، یعنی وہ علاقائی ممالک، جیسے روس اور چین کے ساتھ تعلقات کے توازن کو نظرانداز کرے، کھلم کھلا امریکی پالیسیوں پر کاربند رہے۔ امریکا کی پالیسی ان ممالک میں چین کے بڑھتے ہوئے اقتصادی اثر و رسوخ کو کم کرنا ہوگی، نیز وہ کرغیزستان اور تاجکستان وغیرہ میں اسلامی تحریکوں کا موثر مطالعہ کر سکے گا۔ وہ چین کے مغربی صوبے مشرقی ترکستان پر جو آزادی کے لیے کوشاں ہے، نظر رکھ سکے گا۔ معزول کرغیزی صدر نے ماناس کے امریکی فوجی اڈے کی موجودگی کی وجہ سے روسی اندیشوں کے ازالے کے لیے اپنے ملک میں روسی عسکری وجود کی خواہش ظاہر کی تھی مگر امریکا ایسی کسی کوشش کو انتہائی ناپسند کرتا ہے۔

دوم: امریکا اپنے فوجی اڈوں کے قیام کی وجہ سے حزبِ اختلاف کی قیادت سے بہتر انداز میں افہام و تفہیم کر سکے گا۔ وہ علاقے میں اپنے منصوبوں کے حق میں حزبِ اختلاف کو استعمال کرنے کے قابل ہوگا تاکہ وسطی ایشیا کے تمام حکومت مخالف قائدین کے ساتھ روابط قائم کر کے انھیں اسلامی تحریکوں کے مقابلے میں لا سکے۔

سوم: امریکا مقامی لوگوں سے رابطہ رکھ کے ___ امریکی فوجی اڈوں کے وجود سے انھیں فائدہ پہنچا کر اپنا حامی بنا لے گا۔ امریکی محققین نے اس امر کی تحقیق کی ہے کہ جاپانی جزیرہ اکیناوا میں طویل عرصے سے امریکی فوجی اڈا کیسے قائم ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ ایک پس ماندہ اور دُورافتادہ جزیرہ ہے اور باقی جزیروں کے مقابلے میں معاشی لحاظ سے پست تر ہے۔ یہاں کے

لوگ جب بھی امریکی فوجی اڈے کی موجودگی پر اعتراض کرتے ہیں تو امریکی اڈے کی انتظامیہ کی طرف سے عوام کو زرعی ریلیف دیا جاتا ہے۔ ان کی زرعی اور تجارتی پیداوار کو خریدا جاتا ہے۔ یوں ان کا "منہ بند" کر دیا جاتا ہے۔

کیمبرلے جے مانٹن (Kimberly J. Manten) کی تحقیق کے مطابق امریکی انتظامیہ یہ حکمت عملی وسطی ایشیا کے ممالک میں اپنا رہی ہے۔ وہ مقامی باشندوں کے لیے ترقیاتی منصوبے بناتی ہے اور ہزاروں مقامی باشندوں کو ان فوجی اڈوں پر مختلف خدمات کی سرانجام دہی کے لیے ملازم رکھتی ہے۔

چہارم: امریکا وسطی ایشیا کے ممالک کی پیداوار کو انتہائی سستے داموں حاصل کرتا ہے اور اس سے خوب نفع کماتا ہے۔ ایک بیرل تیل جس پر امریکا کے صرف ۱۰ ڈالر لگتے ہیں وہ مغربی ممالک میں ۱۲۰ ڈالر میں فروخت ہوتا ہے۔ امریکا کے لیے خلیجی ممالک میں سیکورٹی اور مہارت کے کئی مسائل ہیں، جب کہ وسطی ایشیا کے ممالک میں اُسے ایسے مسائل کا سامنا نہیں۔ بحرِ قزوین کے جنوبی علاقے کو بجا طور پر "نئی خلیجِ عرب" کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ تیل کے ذخائر سے مالا مال ہے۔ اس میں سرمایہ کاری کا مستقبل درخشاں ہے۔

پنجم: امریکا اپنے عسکری اڈوں کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہتر نظریاتی منصوبہ بندی کرے گا۔ وہ "اعتدال پسندی"، "روشن خیالی" جیسے سیکولر نظریات کا پرچار کرے گا، نیز مسیحی مشنریوں کو کھل کھیلنے کا موقع بھی فراہم کرے گا۔ یوں وہ ایک طرف کمیونزم کے زوال سے پیدا ہونے والے نظریاتی خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرے گا اور دوسری طرف اسلامی تحریکوں کو کچلنا اس کے لیے آسان ہوگا۔

روس و امریکا روبرو

سرد جنگ کے بعد پہلی بار امریکی اور روسی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف صف آرا نہیں بلکہ ایک فرضی خطرے "بین الاقوامی دہشت گردی" کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ روس امریکا کی امداد کے بغیر کوہِ قاف کے علاقے کی علیحدگی پسند اسلامی

تحریکوں سے تنہا نبٹنے سے قاصر ہے۔ ایک دل چسپ بات یہ ہے کہ قازقستان میں ماسکو کے زیرنگرانی ایٹمی عسکر بھی ہے اور حکومت نے امریکا کا تعاون بھی حاصل کر رکھا ہے۔ اُدھر کرغیزستان میں دارالحکومت کے قریب امریکی فوجی اڈا بھی قائم ہے اور روسی فوجی اڈا بھی۔

روسی رویہ مخالفت کا نہیں بلکہ اپنے داخلی مسائل پر قابو پانے کی مجبوری کی وجہ سے امریکا کے ساتھ نرمی اور رعایت کا ہے۔ باقی رہیں وسطی ایشیائی ممالک کی حکومتیں تو ان کے نزدیک امریکی یا روسی فوجی موجودگی یکساں ہے بلکہ وہ امریکا کے قرب کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ اس کے ذریعے سرمایہ دارانہ مغربی منڈیوں تک ان کی رسائی آسان ہوجاتی ہے۔ ان کا اقتدار بھی محفوظ تر ہوجاتا ہے۔

بہت سے وسطی ایشیائی ممالک میں روسی اڈوں کی جگہ امریکی فوجی اڈوں نے لے لی ہے' مثلاً کابل کے قریب باگرام میں سابق سوویت یونین کا فوجی اڈا تھا۔ اب امریکا نے وہاں اڈا قائم کرلیا ہے۔ امریکا افغانستان میں اپنے نو مستقل فوجی مستقر قائم کرنے کے لیے کوشاں ہے جو ہیلمنڈ' ہرات' نیم روز' بلخ' خوست اور پاکیتا میں ہوں گے۔ ان اڈوں کے قیام کا مقصد افغانستان جیسے غریب ملک پر اپنا تسلط برقرار رکھنا نہیں ہے بلکہ ان کا اصل مقصد ایشیا کے جنوبی اور وسطی مسلم ممالک پر اسٹرے ٹیجک دباؤ قائم رکھنا ہے۔ ان فوجی اڈوں کا ایک مقصد عالمِ اسلام کی حکومتوں کو دھمکانا اور مرعوب کرنا بھی ہے تاکہ وہ امریکی حکام کی تابع مہمل بن کے رہیں۔ (المجتمع، شمارہ ۱۶۵۶' ۲۸ جون ۲۰۰۵ء)

(مزید معلومات کے لیے دیکھیے: ۱- الجغرافیا السیاسیة از ڈاکٹر محمد محمود الدیب' قاہرہ' ۲۰۰۴ء۔ 2- Patric Martin (January 2002) US bases pave the way for longterm intervention in Central Asia. World Socialist Website. 3. Kimberly J. Marten (Nov. 2003) US Military bases in post Soviet centeral Asia, Economic Lesson from Okinawa. Ponars Policy Memo 311. Barnard College, Columbia University. ۴- افغانستان میں امریکا کا سب سے بڑا فضائی اڈا ہرات صوبے میں ہے جو ایرانی سرحدوں سے صرف ۱۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ مزید معلومات کے لیے ملاحظہ ہو Asia Times کی ویب سائٹ پر تجزیاتی مضامین)